65581 ـ کیا ختم قرآن کی دعا سنت ہے ؟

سوال

گزارش ہے کہ مجھے سنت سے ثابت شدہ ختم قرآن کی داعا ارسال کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد کوئی سنت سے ثابت شدہ کوئی خاص دعا نہیں ہے، حتی کہ صحابہ کرام اور مشہور آئمہ کرام سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا، بہت سے قرآن مجید کے آخر میں جو دعا لکھی ہوئی ہے اس میں سب سے مشہور یہ ہے کہ اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اور اس کی بھی ان سے کوئی دلیل نہیں ملتی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (14 / 226).

قرآن کو ختم کرنے کے بعد کی جانے والی دعا یا تو نماز میں یا پھر نماز کے علاوہ ہو گی، نماز میں تو قرآن مجید ختم کرنے کی تو کوئی دلیل نہیں ملتی، لیکن نماز سے باہر کے بارہ میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسا کیا تھا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارك میں قیام اللیل میں ختم قرآن کی دعاء کرنے کا کیا حکم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" میرے علم کے مطابق رمضان المبارك میں قیام اللیل میں قرآن مجید ختم کرنے کی دعا سنت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام سے ثابت ہے، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ جب قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے تو وہ اپنے اہل و عیال کو جمع کر کے دعا کیا کرتے تھے، اور یہ نماز میں نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی ارکان الاسلام (354).

اس سلسلہ میں شیخ بکر ابو زید کا ایک بہت ہی مفید رسالہ ہے جس کے خاتمہ میں ہے کہ:

پچھلی دونوں فصلوں کے مجموعی سیاق میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو ہم جو چیزوں میں ختم کرتے ہیں:

پہلی: ختم قرآن کے متعلق مطلقا دعا کرنا:

اس میں حاصل یہ ہے کہ:

اول:

جو کچھ پیچھے مرفوع بیان ہوا ہے وہ ختم قرآن کی مطلقا دعا کے متعلق ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ بھی ثابت نہیں، بلکہ یا تو وہ موضوع ہے یا پھر ضعیف، اور قریب ہے کہ مرفوع کے معتمد باب میں قطعا عدم وجود ہو؛ کیونکہ جن علماء کرام نے علوم قرآن اور اس کے اذکار کے متعلق لکھا ہے مثلا امام نووی، ابن کثیر، قرطبی، سیوطی، رحمہم اللہ ان سب نے وہ کچھ بیان نہیں کیا جو ذکر کیا گیا ہے، اور اگر ان کے پاس کچھ ہوتا جس کی سند صحیح اور اعلی ہوتی تو وہ اسے ضرور ذکر کرتے.

دوم:

یہ صحیح ہے کہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ نے قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعا کی اور اس کے لیے انہوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی جمع کیا اور تابعین میں سے ایك جماعت نے اس میں ان کی اتباع کی ہے، جیسا کہ مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کے اثر میں ملتا ہے.

سوم:

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ کے ہاں اس کی کوئی مشروعیت ثابت نہیں.

اور امام مالك رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ: یہ لوگوں کے عمل میں سے نہیں، اور رمضان المبارك میں قیام اللیل میں ختم قرآن سنت نہیں.

چہارم:

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعاء کا استحباب امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ہے، جیسا کہ ہمارے حنابلہ علماء کرام سے منقول ہے، اور مذاہب ثلاثہ کے متاخرین میں سے بعض نے اس کا اقرار کیا ہے.

دوسری چیز: نماز میں ختم قرآن کی دعا کرنا:

اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

اول:

جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں سے ایك حرف بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے ثابت نہیں جو نماز میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے پہلے یا بعد میں اکیلے یا امام کے لیے دعا کی مشروعیت ثابت کرتا ہو.

دوم:

آخری چیز اس باب میں وہ ہے جو علماء بیان کرتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے حنبل اور فضل حربی کی روایت میں ہے - جس کی سند ہمیں تو نہیں ملی سکی - کہ تراویح میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے قبل دعاء کرنا ہے.

اور ایك روایت میں ہے: - اسے بیان کرنے والے کا بھی علم نہیں -

کہ انہوں نے وتر کی دعا میں اسے پڑھنا آسان قرار دیا ہے...

دیکھیں: مرویات دعاء ختم القرآن .

واللہ اعلم .